

أسئلة وأجوبة عن شهر رمضان
للصغار, ولا يستغني عنها الكبار

ماہِ رمضان سے متعلق چھوٹے بچوں

کے لیے سوالات و جوابات، جو

بڑوں کے لیے بھی ناگزیر ہیں

ماہِ رمضان سے متعلق چھوٹے بچوں کے لیے سوالات و جوابات،

جو بڑوں کے لیے بھی ناگزیر ہیں

جمعیتہ خدمۃ المحتوی الاسلامی باللغات

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

مقدمہ

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جس نے ماہِ رمضان کو بنایا اور اسے دیگر مہینوں اور دنوں کے مقابلے میں بے شمار فضیلتیں عطا کیں، اور ہم درود و سلام بھیجتے ہیں محمد بن عبد اللہ ﷺ پر، آپ کی آل اور صحابہ کرام پر۔ اما بعد:

یہ ماہِ رمضان سے متعلق چھوٹے بچوں کے لیے چند سوالات و جوابات ہیں جن سے بڑوں کے لیے بھی بے نیاز ہونا ممکن نہیں۔ اس میں رمضان المبارک کے واجبات، مستحبات اور مناسب اعمال کا ذکر ہے، مربی اس میں سے وہ سوالات اختیار کر سکتا ہے جو بچے کی عمر اور سمجھ کے لیے مناسب ہوں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے بچوں کو چھوٹی عمر میں ہی روزہ رکھواتے تھے تاکہ وہ اس عبادت کے عادی بن جائیں۔

ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عاشوراء کی صبح مدینہ کے ارد گرد انصار کی بستیوں کی طرف یہ پیغام بھیجا: "جس نے روزہ کی حالت میں صبح کی ہے، وہ اپنا روزہ پورا کرے، اور جس نے انتظار کی حالت میں صبح کی ہے، وہ اپنے دن کے باقی حصے کا روزہ پورا کرے"۔ اس کے بعد ہم خود روزہ رکھتے، اور اگر اللہ چاہتا تو اپنے چھوٹے بچوں کو بھی روزہ رکھواتے تھے، اور ہم (ان کے ہمراہ) مسجد جاتے تو ان کے لیے اون کا کھلونا (گڑیا) بنا لیتے، جب ان میں سے کوئی افطار کے قریب کھانے کے لیے روتا تو ہم (اس کا دل بہلانے کے لیے) وہ (کھلونا) اسے دے دیتے۔ (صحیح بخاری: ۱۹۶۰، صحیح مسلم: ۱۱۳۶ اور یہ الفاظ صحیح مسلم کے ہیں)۔

اس حدیث میں اس بات کا ذکر ہے کہ صحابہ کرام اپنے بچوں کے لیے رنگین اون سے بنے ہوئے کھلونے تیار کرتے تھے، جب ان میں سے کوئی بچہ کھانے کے لیے روتا تو اسے وہ کھلونے دے دیتے تاکہ وہ ان سے دل بہلائے، یہاں تک کہ افطار کا وقت آجائے؛ یہ سب بچوں کو عبادت کی ترغیب دینے اور ان کی تربیت کرنے کے لیے کیا جاتا تھا۔

یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ اگر بچے پر روزے کی مشقت حد سے بڑھ جائے تو اسے اس بات پر اصرار نہ کیا جائے کہ وہ روزہ مکمل کرے، تاکہ یہ اس کے دل

میں عبادت سے نفرت نہ پیدا کرے، یا اسے جھوٹ بولنے پر مجبور نہ کرے، یا بیماریوں میں اضافے کا سبب نہ بنے، کیونکہ وہ مکلف نہیں ہے۔ اس لیے اس بات کا خیال رکھنا چاہیے اور روزہ رکھنے کے معاملے میں اس کے ساتھ سختی نہیں کرنی چاہیے۔

اور اتمامِ فائدہ کے لیے ہم نے وہ مسائل بھی ذکر کر دیے ہیں جن کو جاننا بڑوں کے لیے ضروری ہے، اور چھوٹے بچوں کو تعلیم دیتے وقت ان سے اجتناب کرنا چاہیے، ہم نے ایسے مسائل کی نشاندہی تو سین میں "لکبار" (بڑوں کے لیے) لکھ کر کی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو نفع بخش بنائے اور قبول فرمائے۔

سوالات و جوابات

ماہِ رمضان کیا ہے؟

ج۔ ماہِ رمضان سال کا سب سے بہترین مہینہ ہے، یہ قمری سال کا نواں مہینہ ہے، اور اس کا روزہ رکھنا اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود

حقیقی نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔" (صحیح بخاری: ۸، صحیح مسلم: ۱۶)

کیا ماہِ رمضان کے روزے رکھنا واجب ہے؟

ج۔ جی ہاں، رمضان کے روزے رکھنا واجب ہے جو کہ دین اسلام کا ایک

رکن ہے۔

اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿يَأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾

"اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض

کیا گیا تھا، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو"۔ (البقرہ: ۱۸۳)

﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ﴾

یعنی تم پر فرض کیا گیا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾

"جو شخص اس مہینہ کو پائے اسے روزہ رکھنا چاہئے"۔ (البقرہ: ۱۸۵)۔

روزہ کیا ہے؟

ج۔ روزہ، طلوع فجر سے غروب آفتاب تک نیت کے ساتھ کھانے پینے اور دیگر مفطرات سے باز رہ کر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت کرنے کا نام ہے۔
اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتُمُوا الصِّيَامَ إِلَى الْآيِلِ ﴾

"تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے۔
پھر رات تک روزے کو پورا کرو"۔ (البقرہ: ۱۸۷)

یعنی: رات بھر کھاتے پیتے رہو، یہاں تک کہ تم پر فجر صادق کا طلوع ہونا اور صبح کی سفیدی کا رات کی سیاہی سے الگ ہونا ظاہر ہو جائے، پھر طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک مفطرات سے پرہیز کرتے ہوئے روزہ مکمل کرو۔

ماہ رمضان کے فضائل کیا ہیں؟

ج۔ اس کے بہت سے فضائل ہیں۔ جن میں سے چند یہ ہیں:

۱۔ اس ماہ میں قرآن اتارا گیا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ

وَالْفُرْقَانِ ﴾

"ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں۔" (البقرہ: ۱۸۵)

۲۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

۳۔ اس میں جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔

۴۔ اس میں شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے، چنانچہ وہ مسلمانوں کو فتنے میں ڈالنے میں اس طرح کامیاب نہیں ہو پاتے جیسے دوسرے ایام میں ہوتے ہیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطانوں کو بیڑیاں پہنا دی جاتی ہیں۔" (صحیح بخاری: ۳۲۷۷، صحیح مسلم: ۱۹۷۹)

۵۔ اس میں شبِ قدر ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو شخص ایمان اور ثواب کی نیت سے اس رات میں قیام کرے (اسے عظیم اجر ملے گا)۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ حَبْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ﴾

"شبِ قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔" (القدر: ۳)

۶۔ اللہ نے اس مہینے کو روزے کی فرضیت کے ساتھ خاص کیا جو کہ اللہ تعالیٰ سے قریب کرنے والا عظیم ترین اور جلیل القدر عمل ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "اللہ عزوجل فرماتا ہے: ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے، سوائے روزے کے، وہ صرف میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے"۔ (صحیح بخاری: ۱۹۰۴، صحیح مسلم: ۱۱۵۱) "روزے دار کے منہ کی بدلی ہوئی بو" یعنی: اس کے منہ کی بو کا تبدیل ہونا۔

۷۔ جو شخص خالصتاً اللہ کے لیے رمضان کے روزے رکھے اور اس میں قیام (عبادت) کرے، اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے ایمان کے ساتھ اور اجر و ثواب کے حصول کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا، اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے"۔ (صحیح بخاری: ۳۸، صحیح مسلم: ۷۶۰)

جب کہ ایک اور حدیث میں ہے: "جس نے ایمان کے ساتھ اور اجر و ثواب کے حصول کی نیت سے رمضان کا قیام کیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے"۔ (صحیح بخاری: ۳۷۷، صحیح مسلم: ۷۵۹)

ایماناً یعنی: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے، اور اس بات پر ایمان رکھتے ہوئے کہ یہ اللہ پاک کی طرف سے فرض ہے۔
 'احتساباً' یعنی اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کی طلب میں، نہ کہ ریاکاری میں یا کوئی اور مقصد سے جو اخلاص کے منافی ہو۔

۸۔ رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے برابر ہے۔
 ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
 "رمضان میں کیا گیا عمرہ حج کے برابر ہے۔ یا (آپ ﷺ نے فرمایا کہ) میرے ساتھ کئے گئے حج کے برابر ہے"۔ (صحیح بخاری: ۱۸۶۳، صحیح مسلم: ۱۲۵۶)۔
 "تَقْضِي حَجَّهٖ" یعنی: اس کا ثواب حج کے ثواب کے برابر ہے۔

۹۔ جو شخص کسی روزے دار کو افطار کرائے، اسے روزے دار کے برابر ثواب ملے گا۔
 زید بن خالد الجعفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے کسی روزے دار کو افطار کرایا، اسے روزے دار کے برابر

ثواب ملے گا اور روزے دار کے اجر و ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔“ (سنن ترمذی: ۸۰۷، سنن ابن ماجہ: ۱۷۴۶)۔

۱۰۔ اللہ تعالیٰ ہر رات کچھ لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ ہر افطار کے وقت کچھ لوگوں کو (جہنم سے) آزاد کرتا ہے، اور یہ ہر رات ہوتا ہے"۔ (سنن ابن ماجہ: ۱۶۴۳)۔

۱۱۔ رمضان کے روزے رمضان سے پہلے کے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ فرمایا کرتے تھے: "انچوں نمازیں، ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک اپنے مابین سرزد ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں، بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے"۔ (صحیح مسلم: ۲۳۳)۔

کبیرہ گناہوں کی معافی کے لیے توبہ ضروری ہے۔

عمومی طور پر نصوص سے ثابت ہوتا ہے کہ رمضان کا مہینہ عبادت، نیکی، سخاوت، رحمت، مغفرت اور جہنم سے آزادی کا مہینہ ہے۔

روزے کے فضائل کیا ہیں؟

ج۔ روزے کے فضائل میں سے کچھ حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ اس عمل پر خاص انعام واکرام فرماتا ہے جو اسے دیگر اعمال سے ممتاز کرتا ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے، سوائے روزے کے کہ وہ صرف میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔“ (صحیح بخاری: ۱۹۰۴، صحیح مسلم: ۱۱۵۱)۔

۲۔ روزہ ڈھال ہے، یعنی آگ سے بچاؤ اور حفاظت کا ذریعہ ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روزہ ڈھال ہے۔“ (صحیح بخاری: ۱۹۰۴، صحیح مسلم: ۱۱۵۱)۔

۳۔ روزہ دار کے منہ کی بو۔ جو کہ منہ کی ناپسندیدہ بو ہوتی ہے۔ اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے! روزہ

دار کے منہ کی بواللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔" (صحیح بخاری: ۱۸۹۴، صحیح مسلم: ۱۱۵۱)۔

۴۔ روزے دار کے لیے دو خوشیاں ہیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں: ایک افطار کے وقت اور دوسری خوشی اس وقت حاصل ہوگی، جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا۔" (صحیح بخاری: ۱۹۰۴، صحیح مسلم: ۱۱۵۱)۔

۵۔ جنت میں ایک دروازہ ہے جس سے صرف روزے دار داخل ہوں گے۔

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہا جاتا ہے۔ روزِ قیامت اس سے صرف روزے دار داخل ہوں گے۔ ان کے سوا اس سے کوئی اور داخل نہیں ہوگا۔ کہا جائے گا: روزے دار کہاں ہیں؟ تو وہ کھڑے ہوں گے (اور اس سے داخل ہو جائیں گے)، ان کے علاوہ اس سے کوئی اور داخل نہیں ہوگا۔ جب وہ داخل ہو جائیں گے تو اسے بند کر دیا جائے گا۔ چنانچہ کوئی اور اس سے داخل نہیں ہوگا۔" (صحیح بخاری: ۱۸۹۶، صحیح مسلم: ۱۱۵۲)

۶۔ روزے دار کی دعا رد نہیں کی جاتی۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تین لوگوں کی دعا رد نہیں کی جاتی ہے؛- ان میں سے- روزہ دار کی دعا جب تک افطار نہ کر لے"- (سنن ترمذی: ۳۵۹۸)-

روزے کی حکمت اور فائدہ کیا ہے؟

ج۔ روزے کی بہت ساری حکمتیں اور بڑے فوائد ہیں، جن میں سے چند یہ

ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ عظیم حکمتوں میں سے ایک یہ ہے کہ یہ تقویٰ حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، اور تقویٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اوامر کو بجالایا جائے اور اس کے نواہی سے اجتناب کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن

قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾

"اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض

کیا گیا تھا، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو"- (البقرہ: ۱۸۳)

۲۔ روزہ انسان کو صبر کا عادی بناتا ہے جو کہ تمام امور کی بنیاد ہے، اور صبر کی تین قسمیں ہیں: اللہ کی اطاعت پر صبر یہاں تک کہ اسے ادا کرے، اللہ کی معصیت سے گریز کرنے پر صبر یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے، اور تقدیر پر صبر۔

۳۔ رمضان کے روزے کا ایک فائدہ یہ ہے کہ اس سے اللہ عز و جل کی عبادت کا اظہار پورے معاشرے میں ہوتا ہے، چنانچہ آپ دیکھتے ہیں کہ مشرق سے مغرب تک تمام مسلمان اس مہینے کے روزے رکھنے میں یکجا ہوتے ہیں۔

۴۔ عبادت اور اطاعت کی عادت ڈالنا، خصوصاً روزے کی۔

۵۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر چیزوں کو ترک کرنے کی عادت ڈالنا۔

۶۔ روزے دار اللہ کی نعمتوں کو محسوس کرتا ہے، جن میں کھانے اور پینے کی نعمت بھی شامل ہے۔

۷۔ روزہ، روزے دار کو کمزوروں، تنگ دستوں اور مسکینوں کے احوال کا احساس دلاتا ہے اور ان کے تئیں شفقت پیدا کرتا ہے؛ کیوں کہ وہ بھوک کی تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔

۸۔ روزہ شیطان کی تاثیر اور وسوسے کو کمزور کرتا ہے۔

۹۔ روزہ اخلاص اور اللہ کی نگرانی کی تربیت دیتا ہے، کیوں کہ کوئی بھی شخص روزے دار کو کھانے یا پینے سے نہیں روک سکتا سوائے اللہ تعالیٰ کی نگرانی کے۔
 ۱۰۔ روزہ بدن کو صحت اور قوت عطا کرتا ہے، جیسا کہ اطباء کے نزدیک مسلم ہے۔

روزے کو فاسد کرنے والی چیزیں کیا ہیں؟

ج۔ ۱۔ رمضان کے دن میں دانستہ کھانا یا پینا؛ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ثُمَّ آتَمُوا الصِّيَامَ إِلَىٰ اللَّيْلِ﴾

"پھر رات تک اپنے روزے کو پورا کرو"۔ (البقرہ: ۱۸۷)

جو شخص بھول کر کھاپی لے تو اس کا روزہ صحیح ہے، اور اگر اسے یاد آ جائے یا یاد دلا یا جائے کہ وہ روزے سے ہے تو فوراً رک جانا ضروری ہے؛ کیوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص روزہ کی حالت میں بھول کر کھاپی لیا ہو تو اسے اپنا روزہ پورا کرنا چاہیے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا پلایا ہے"۔ (صحیح بخاری: ۱۹۳۳، صحیح مسلم: ۱۱۵۵)۔

۲۔ عمد آتے کرنا، یعنی معدہ میں جو کچھ کھانا یا پانی ہے اسے جان بوجھ کر منہ کے ذریعے باہر نکالنا، لیکن اگر کسی کو بلا اختیار آتے آ جائے تو اس سے اس کے روزے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

کیوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "جسے قے آجائے اس پر قضا نہیں

ہے اور جو عمدائے قے کرے اس پر قضا واجب ہے"۔ (سنن ترمذی: ۷۲۰)

"اسے قے آگئی" یعنی: اس پر غالب آگئی اور غیر اختیاری طور پر خارج ہو گئی۔

۳۔ ارتداد اور کفر، کیوں کہ یہ عبادت کے منافی ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لَيْتَ أَشْرَكَتَ لِيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾

"اگر تو نے شرک کیا تو بلاشبہ تیرا عمل ضائع ہو جائے گا"۔ (الزمر: ۶۵)۔

۴۔ پچھنا لگوانا (سینگی لگوانا)، یعنی جلد سے خون نکالنا۔

کیوں کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: "پچھنا (سینگی) لگانے اور لگوانے والا روزہ

کھولنے والا ہو گیا"۔ (سنن ابوداؤد: ۲۳۶۷)۔

اور حجامہ کی طرح: خون کا عطیہ دینا بھی ہے۔

لیکن زخم، دانت نکالنے یا نکسیر پھوٹنے کی وجہ سے خون نکلنے سے کوئی

نقصان نہیں ہوتا؛ کیوں کہ یہ پچھنا لگوانے کے زمرے میں نہیں آتا اور نہ ہی اس کے

معنی میں ہے۔

۵۔ ((بڑوں کے لیے))۔ جماع (ہبستری) یا استمناء (مشت زنی) سے روزہ باطل ہو

جاتا ہے۔

۶۔ ((بڑوں کے لیے))۔ حیض و نفاس کا خون آنا، جب عورت کو حیض یا نفاس کا خون نظر آئے تو وہ روزہ توڑ دے گی، اور اس پر قضا واجب ہوگی؛ کیوں کہ نبی صلی اللہ علیہ و سلم نے عورت کے بارے میں فرمایا: "...کیا ایسا نہیں ہے کہ عورت جب حائضہ ہو جاتی ہے، تو وہ (حالت حیض) میں نہ نماز پڑھ سکتی ہے اور نہ روزہ رکھ سکتی ہے"۔ (صحیح بخاری: ۳۰۴)۔

۷۔ جو کھانے اور پینے کے ہم معنی (قائم مقام) ہو: جیسے کہ طاقت کا انجکشن یا خوراک کی انجکشن۔

روزے کے مستحبات کیا ہیں؟

ج۔ روزے دار کے لیے مستحب اور سنت ہے کہ وہ اپنے روزے میں درج ذیل امور کا خیال رکھے:

۱۔ سحری کرنا: کیوں کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: ”سحری کھایا کرو، اس لیے کہ سحری میں برکت ہوتی ہے“۔ (صحیح بخاری: ۱۹۲۳، صحیح مسلم: ۱۰۹۵)۔

سحری زیادہ یا کم کسی بھی مقدار میں کھانے سے ہو جاتی ہے، چاہے ایک گھونٹ پانی ہی کیوں نہ ہو۔ اور سحری کا وقت آدھی رات سے فجر کے طلوع ہونے تک ہے۔

۲۔ سحری کرنے میں تاخیر کرنا: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، وہ کہتے ہیں: "ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کی، پھر ہم نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ میں نے پوچھا: ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انہوں نے کہا: پچاس آیتیں پڑھنے کے بقدر"۔ (صحیح بخاری: ۵۷۵، صحیح مسلم: ۱۰۹۷)۔

"پچاس آیتیں" یعنی سحری اور اذان فجر کے درمیان پچاس آیتیں پڑھنے کے بقدر وقت۔ اس میں سحری کو فجر سے قبل تک مؤخر کرنے کی ترغیب ہے۔

۳۔ افطار میں جلدی کرنا: جب روزے دار کو غروبِ شمس کا یقین ہو جائے تو افطار میں جلدی کرنا مستحب ہے۔

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لوگ تب تک بھلائی پر رہیں گے جب تک وہ افطار میں جلدی کریں گے"۔ (صحیح بخاری: ۱۹۶۵، صحیح مسلم: ۱۰۹۸)

۴۔ تر کھجوروں سے افطار کرنا: اگر یہ میسر نہ ہوں تو خشک کھجوروں سے، اور اگر یہ بھی میسر نہ ہوں تو پانی کے چند گھونٹ سے افطار کر لینا چاہیے۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز (مغرب) ادا کرنے سے پہلے چند تر کھجوروں سے روزہ افطار کرتے تھے۔ اگر تر کھجوریں نہ

ہوتیں، تو چند خشک کھجوروں سے اور اگر خشک کھجوریں بھی میسر نہ ہوتیں، تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے" (سنن ابوداؤد: ۲۳۵۶) «چند گھونٹ پیا» یعنی: تین دفعہ پیا۔

اگر کوئی شخص ایسی جگہ ہو جہاں افطار کا وقت ہو جائے اور اسے افطار کے لیے کچھ نہ ملے، تو وہ دل میں افطار کی نیت کر لے، اور یہی اس کے لیے کافی ہے۔

۵۔ افطار کے وقت اور دورانِ روزہ دعا کرنا۔

کیوں کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: "تین لوگوں کی دعا رد نہیں کی جاتی: امام

عادل، روزہ دار جب افطار کرے، اور مظلوم کی دعا"۔ (سنن ترمذی: ۳۵۹۸)

۶۔ زیادہ سے زیادہ صدقہ کرنا، قرآن کی تلاوت کرنا، روزے داروں کو افطار کرانا، اور دیگر نیکی کے کام کرنا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ

سب سے زیادہ سخی انسان تھے اور آپ سب سے زیادہ سخی رمضان میں ہوتے تھے، جب

جبریل علیہ السلام آپ سے ملاقات کرتے تھے، اور جبریل علیہ السلام آپ سے رمضان کی ہر

رات میں ملتے تھے اور قرآن کا دور کراتے تھے، تو اس وقت رسول اللہ ﷺ خیر کے

کاموں میں تیز ہو اسے بھی زیادہ سخی ہوتے تھے"۔ (صحیح بخاری: ۶، صحیح مسلم: ۲۳۰۸)۔

۷۔ رات کی نماز میں محنت کرنا: خصوصاً رمضان کے آخری عشرے میں۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: "نبی ﷺ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو کمر کس لیتے، شب بیداری کرتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کرتے۔" (صحیح بخاری: ۲۰۲۴، صحیح مسلم: ۱۱۷۴)

"جب آخری عشرہ شروع ہوتا" یعنی رمضان کا آخری عشرہ۔

"کمر کس لیتے" اس کا مطلب ہے عبادت کے لیے خود کو تیار کرنا اور معمول سے بڑھ کر اس میں محنت کرنا۔

"شب بیداری کرتے" یعنی نماز اور دیگر عبادات میں جاگ کر رات کو گزارا۔
 "اپنے اہل خانہ کو جگاتے" یعنی: انھیں رات کی نماز کے لیے جگایا۔

۸۔ عمرہ کرنا:

کیوں کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: "جب رمضان آئے تو عمرہ کرو، کیوں کہ اس میں کیا گیا عمرہ حج کے برابر ہے۔" (صحیح بخاری: ۱۷۸۲، صحیح مسلم: ۱۲۵۶)

۹۔ اگر کوئی برا بھلا کہے تو یہ کہنا کہ "میں روزے سے ہوں"، لوگوں سے حسن کلامی سے پیش آنا اور بری بات نہ کرنا؛

کیوں کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: "جب تم میں سے کوئی شخص روزے کی حالت میں صبح کرے تو فحش باتیں نہ کرے اور نہ ہی جہالت و نادانی کا کام کرے۔ اگر اسے

کوئی گالی دے یا اس سے لڑے تو کہہ دے کہ میں تو روزے دار ہوں، میں تو روزے دار ہوں۔" (صحیح بخاری: ۱۹۰۴، صحیح مسلم: ۱۱۵۱)۔

"فحش گوئی نہ کرے" یعنی کوئی فحش بات نہ کرے۔

«جہالت اور نادانی کا کام نہ کرے» جہالت: حکمت کے خلاف اور قول و فعل میں درستگی کے خلاف۔

۱۰۔ روزے دار کے لیے مستحب ہے کہ جب افطار کرے تو یہ دعا پڑھے: "پیاس چلی گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور اگر اللہ نے چاہا تو اجر ثابت ہو گیا"۔ (سنن ابوداؤد: ۲۳۵۷)۔

روزے میں مکروہ امور کون سے ہیں؟

ج۔ روزے دار کے لیے کچھ امور مکروہ ہیں جو اس کے روزے کے فاسد ہونے یا اجر کے کم ہونے کا سبب بن سکتے ہیں، اور وہ یہ ہیں:

۱۔ کلی اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ سے کام لینا۔

یہ اس لیے کہ کہیں پانی اس کے پیٹ میں نہ چلا جائے؛ کیوں کہ آپ ﷺ

کا ارشاد ہے: "ناک میں پانی اچھی طرح پہنچاؤ، الا یہ کہ تم روزے دار ہو" (سنن ابوداؤد:

(۲۳۶۶)

۲۔ بلغم یا لعاب کو نگلنا، جو انسان تھوکتا ہے؛ کیونکہ یہ پیٹ تک پہنچتا ہے اور اس سے قوت حاصل ہوتی ہے، اس کے علاوہ یہ عمل کراہت اور نقصان کا باعث بنتا ہے۔

۳۔ بلاوجہ کھانے کا ذائقہ چکھنا: اگر کسی ضرورت کے تحت ہو۔ جیسے کہ باورچی کو نمک وغیرہ چکھنے کی ضرورت ہو۔ تو کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ اس کا کچھ حصہ حلق تک نہ پہنچے۔

۴۔ دن کے وقت زیادہ سونا اور وقت ضائع کرنا، فضول باتیں کرنا اور بے فائدہ کاموں میں مشغول رہنا، جب کہ دن کے وقت کو عبادات میں استعمال کرنا چاہیے۔

۵۔ ((بڑوں کے لیے)) بوسہ لینا، جس شخص کی شہوت بھڑک سکتی ہو اور وہ اپنے نفس پر قابو نہ رکھ سکتا ہو، اس کے لیے روزے کی حالت میں بیوی کو بوسہ دینا مکروہ ہے، کیوں کہ یہ شہوت کو بھڑکانے کا سبب بن سکتا ہے جو کہ انزال یا جماع کی صورت میں روزہ فاسد ہونے کا باعث بن سکتا ہے، البتہ اگر اسے اپنے روزے کے فاسد ہونے کا خوف نہ ہو تو بوسہ دینے میں کوئی حرج نہیں۔

۶۔ ((لکبار))، جماع کے بارے میں سوچنا یا ایسی باتیں کرنا جو شہوت کو بھڑکائے۔

بغیر کسی شرعی عذر کے رمضان میں روزہ چھوڑنے کا حکم؟

ج۔ اگر کسی مسلمان نے بغیر کسی عذر کے رمضان کا کوئی روزہ چھوڑ دیا، تو اس پر واجب ہے کہ اللہ سے سچی توبہ کرے اور اس سے مغفرت طلب کرے، کیوں کہ یہ بہت بڑا جرم اور بڑا منکر ہے۔ توبہ اور استغفار کے ساتھ اس پر یہ بھی لازم ہے کہ جتنے روزے چھوڑے ہیں، رمضان کے بعد اتنے روزوں کی قضا کرے۔

کن لوگوں کو رمضان کے دنوں میں روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے اور ان پر کیا لازم ہے؟

ج۔ پہلی حالت: جو شخص کسی ایسے مرض میں مبتلا ہو جس کے ساتھ روزہ رکھنا ممکن نہ ہو، یا مسافر ہو یا حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت ہو، چاہے انہیں اپنی ذات کا خطرہ ہو یا اپنے بچے کا، یا دیگر کوئی عذر ہو جو روزہ چھوڑنے کی اجازت دیتا ہو، تو ایسے افراد کے لیے روزہ چھوڑنا جائز ہے، اور رمضان کے بعد ان روزوں کی قضا واجب ہے؛ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ﴾

"جو بیمار ہو یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہیے" (البقرہ

(۱۸۴:

یعنی: تم میں سے جو شخص ایسی بیماری میں مبتلا ہو جس میں روزہ رکھنا مشکل ہو یا کوئی مسافر ہو تو وہ افطار کر سکتا ہے، پھر ان چھوڑے ہوئے روزوں کی بعد میں قضا کر لے۔

دوسری حالت: اگر کسی کی بیماری ایسی ہو کہ اس کا شفا پانا ممکن نہ ہو بلکہ وہ دائمی ہو، اور اسی طرح وہ بزرگ جو روزہ رکھنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں، تو ان پر قضا لازم نہیں ہے کیوں کہ وہ اس کے کرنے سے عاجز ہیں، لیکن ان پر ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلانا لازم ہے، یعنی ہر دن کے بدلے میں نصف صاع کھانا۔ اور ایک صاع تقریباً ۳ کلو کے برابر ہوتا ہے۔

کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾

"اور جو لوگ بمشقت طاقت رکھنے والے ہیں وہ فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا دیں" (البقرۃ: ۱۸۴)۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں: "یہ آیت منسوخ نہیں ہے، اس سے مراد بہت بوڑھا مرد یا انتہائی بوڑھی عورت ہے جو روزے کی طاقت نہ رکھتے ہوں۔ انہیں چاہیے کہ وہ ہر روزے کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں"۔ (صحیح بخاری: ۴۵۰۵)۔

روزے کی قضا کب کرے؟ اور اگر قضا میں تاخیر ہو جائے یہاں تک کہ دوسرا رمضان آجائے، تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج۔ جس نے رمضان میں کسی شرعی عذر کی بنا پر روزہ چھوڑا ہو، اسے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں اس کی قضا کرنی چاہیے:

﴿وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ﴾

"جو بیمار ہو یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہیے"۔ (البقرۃ:

(۱۸۵)

اور اس پر واجب ہے کہ وہ اسی سال کے اندر قضا کر لے، اسے دوسرے رمضان کے بعد تک مؤخر نہ کرے؛ کیوں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے: "مجھ پر رمضان کی قضا ہوتی تھی اور میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مصروفیت کی وجہ سے صرف شعبان ہی میں قضا کر پاتی تھی"۔ (صحیح بخاری: ۱۹۵۰، صحیح مسلم: ۱۱۴۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول: «میں صرف شعبان ہی میں قضا کر پاتی تھی» سے یہ دلیل ملتی ہے کہ روزے کی قضا دوسرے رمضان کے داخل ہونے سے پہلے ضروری ہے۔

لیکن اگر کوئی قضا کو دوسرے رمضان کے بعد تک مؤخر کر دے تو اسے اللہ سے استغفار کرنا چاہیے، توبہ کرنی چاہیے، اپنے کیے پر نادم ہونا چاہیے، اور روزہ کی قضا کرنی چاہیے؛ کیوں کہ قضا تاخیر سے ساقط نہیں ہوتی، لہذا وہ اس دن کی قضا کرے گا چاہے دوسرے رمضان کے بعد ہی کیوں نہ ہو۔

فرض روزے کے آداب کیا ہیں؟

ج۔ ہم ان میں سے چند آداب ذکر کرتے ہیں، اور یہ آداب ہر وقت مطلوب ہوتے ہیں؛ لیکن ماہ رمضان میں اور روزے دار کے لیے ان کی اہمیت اور تاکید بڑھ جاتی ہے:

۱۔ عبادات اور واجبات کی پابندی کرنا، جن میں وقت پر اور باجماعت نماز کی ادائیگی شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا﴾

"یقیناً نماز مومنوں پر مقررہ وقتوں پر فرض ہے"۔ (النساء: ۱۰۳)

۲۔ روزے دار کو چاہیے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حرام کردہ تمام چیزوں سے اجتناب کرے، ان میں جھوٹ، غیبت، چغتل خوری، دھوکہ دہی، موسیقی سننا اور دیگر گناہ و معاصی شامل ہیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ بِهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ﴾

"اگر کوئی شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا (روزہ رکھ کر بھی) نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے" (صحیح بخاری: ۱۹۰۳)۔

الزُّور، یعنی: جھوٹ، حق سے انحراف اور باطل پر عمل کرنا۔

اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں "یعنی اللہ تعالیٰ اس کے روزے کی طرف توجہ نہیں دیتا اور نہ ہی اسے قبول کرتا ہے، اور اس کا مطلب یہ نہیں کہ اسے روزہ چھوڑنے کا حکم دیا جاتا ہے، بلکہ اس کا مطلب جھوٹ بولنے سے بچنے کی تشبیہ ہے۔

وہ کون سے امور ہیں جو روزے دار کے لیے مباح ہیں؟

ج۔ اہل علم نے کئی ایسے امور ذکر کیے ہیں جو مباح ہیں، ان میں سے چند یہ

ہیں:

۱۔ غسل کرنا اور پانی سے ٹھنڈک حاصل کرنا۔

۲۔ مسواک کا استعمال کرنا۔

۳۔ بغیر مبالغہ کے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔

۴۔ جانچ کے لیے تھوڑا سا خون نکالنا۔

۵۔ آنکھ اور کان میں قطرہ ڈالنا۔

۶۔ علاج کے لیے دی جانے والی غیر غذائی انجیکشن۔

۷۔ ضرورت کے وقت کھانے کا ذائقہ چکھنا، بشرطیکہ اسے نکلنے کے بجائے بعد میں اسے تھوک دے۔

۸۔ خوشبو لگانا اور خوشبو سونگھنا۔

۹۔ آنکھ میں سرمہ لگانا۔

رمضان میں قیام اللیل (تراویح) کی فضیلت کیا ہے؟

ج۔ قیام رمضان، جو کہ تراویح کی نماز کے نام سے معروف ہے، اس کی بہت بڑی فضیلت ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ﴾

"جس نے ایمان کے ساتھ اور اجر و ثواب کے حصول کی نیت سے رمضان کا قیام کیا،

اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے"۔ (صحیح بخاری: ۳۷، صحیح مسلم: ۷۵۹)۔

"إِيمَانًا" یعنی اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس یقین کے ساتھ کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض کیا گیا ہے۔

احتساباً یعنی اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کی طلب میں، نہ کہ ریاکاری یا کسی اور نیت کے ساتھ جو اخلاص کے منافی ہو۔

اور اس بات کا خاص اہتمام کرے کہ تراویح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے یہاں تک کہ امام اس سے فارغ ہو جائے؛ تاکہ پوری رات قیام اللیل کرنے کا ثواب حاصل ہو، کیوں کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: "جس نے امام کے ساتھ قیام کیا، یہاں تک کہ وہ نماز مکمل کر لے، تو اس کے لیے رات بھر کا قیام لکھا جائے گا"۔ (سنن ترمذی: ۸۰۶)۔

رمضان کے آخری عشرے اور لیلة القدر میں کون سے اعمال مستحب ہیں؟

ج۔ نبی ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں جتنی محنت کرتے تھے، اتنی کسی اور دنوں میں نہیں کرتے تھے، اور ان ایام میں لیلة القدر کی تلاش میں رہتے تھے۔ ہم چند ایسے اعمال کا ذکر کرتے ہیں جو ان راتوں میں کرنا مستحب ہے:

۱۔ ان راتوں میں کثرت سے عبادات میں محنت کرنا۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: "جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو نبی ﷺ کمر کس لیتے، شب بیداری کرتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کرتے" (صحیح بخاری: ۲۰۲۴، صحیح مسلم: ۱۱۷۴)

اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول "کمر کس لیتے" کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ عبادت کے لیے پوری طرح تیار ہو جاتے اور معمول سے بڑھ کر عبادت میں محنت کرتے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے: "رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں جتنی محنت اور کوشش کرتے تھے اتنی دوسرے دنوں میں نہیں کرتے تھے"۔ (صحیح مسلم: ۱۱۷۵)

شب قدر رمضان کے آخری عشرے میں ہوتی ہے، لہذا مسلمان کو چاہیے کہ وہ آخری عشرے کی تمام راتوں کا اہتمام کرے تاکہ شب قدر کو پاسکے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو"۔ (صحیح بخاری: ۲۰۲۱)۔

۲۔ شب قدر میں قیام (عبادت) کرنا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے شبِ قدر میں حالتِ ایمان کے ساتھ ثواب کی غرض سے قیام کیا اُس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔“ (صحیح بخاری: ۱۹۰۱، صحیح مسلم: ۷۶۰)۔

۳۔ مسجد میں اعتکاف کرنا۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ فرماتی ہیں: ”نبی ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔“ (صحیح بخاری: ۲۰۳۳، صحیح مسلم: ۱۱۷۲)۔

اعتکاف: مسجد میں عبادت کے لیے گوشہ نشینی اختیار کرنا، مخلوق کے ساتھ مشغولیت سے کنارہ کشی کرنا، دنیاوی امور سے دل کو فارغ کرنا، اور صرف اور صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہونا۔

سورۃ القدر کی تلاوت کریں اور اس کی تفسیر بیان کریں۔

ج۔ شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

﴿ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿۱﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ﴿۲﴾ لَيْلَةُ الْقَدْرِ حَبْرٌ مِّنْ أَلْفِ سَهْوٍ ﴿۳﴾ نَزَّلَ الْمَلَكُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ أَمْرٍ ﴿۴﴾ سَلَّمَ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿۵﴾ ﴾

"یقیناً ہم نے اُسے شبِ قدر میں نازل فرمایا۔ تو کیا سمجھا کہ شبِ قدر کیا ہے؟ شبِ قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اُس (میں ہر کام) کے سرانجام دینے کو اپنے رب کے

حکم سے فرشتے اور روح (جبرائیل) اترتے ہیں۔ یہ رات سرا سر سلامتی کی ہوتی ہے اور فجر کے طلوع ہونے تک (رہتی ہے)۔"۔ (القدر: ۱-۵)
اس کی تفسیر:

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

"ہم نے اُسے شبِ قدر میں نازل فرمایا" (القدر: ۱)۔ یقیناً ہم نے قرآن کو ایک ہی دفعہ میں (مکمل طور پر) آسمانِ دنیا پر اتارا، جیسے کہ ہم نے نبی ﷺ پر اس کا نزول ماہ رمضان کی شب قدر میں شروع کیا۔

﴿وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ﴾

"تو کیا سمجھا کہ شب قدر کیا ہے؟" (القدر: ۲)۔ اے نبی! کیا آپ جانتے ہیں کہ اس رات میں کتنی خیرات و برکات پنہاں ہیں؟

﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ حَيَّرُ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ﴾

"شبِ قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے"۔ (القدر: ۳)۔ یہ رات انتہائی خیر و برکت والی رات ہے، جو شخص ایمان اور ثواب کی نیت سے اس رات میں قیام کرے، اس کے لیے یہ رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ یہ ایک مبارک رات ہے، اس میں نیک عمل کرنا ایک ہزار مہینوں کے عمل سے بہتر ہے۔

﴿تَنْزِيلَ الْمَلَكِ وَالرُّوحِ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ﴾

"اُس (میں ہر کام) کے سر انجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبرائیل) اترتے ہیں"۔ (القدر: ۴)۔ اس رات میں فرشتے اور جبرائیل علیہ السلام اپنے پاک رب کے حکم سے ہر اس کام کو سر انجام دینے کے لیے اترتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اس سال کے لیے مقدر کر دیا ہے خواہ رزق کا معاملہ ہو یا موت کا یا ولادت کا یا کوئی اور۔

﴿سَلَّمَ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾

"یہ رات سراسر سلامتی کی ہوتی ہے اور فجر کے طلوع ہونے تک (رہتی ہے)" (القدر: ۵)۔ یہ مبارک رات اپنے آغاز سے لے کر فجر کے طلوع ہونے تک سراسر خیر و برکت والی ہوتی ہے۔

زکوٰۃ الفطر (صدقہ فطر) کیا ہے اور اس کا حکم کیا ہے؟

ج۔ یہ وہ زکوٰۃ ہے جو اسلام نے رمضان کے اختتام پر عید الفطر کے موقع پر فرض کیا ہے۔

زکاۃ الفطر ہر مسلمان پر واجب ہے، چاہے وہ بڑا ہو یا چھوٹا، مرد ہو یا عورت۔ مسلمان اپنے اور اپنے زیر کفالت افراد جیسے بیوی اور بچوں کی طرف سے زکاۃ الفطر نکالتا ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: "اللہ کے رسول ﷺ نے ہر مسلمان مرد، عورت، چھوٹے، بڑے، آزاد اور غلام پر صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض کیا ہے"۔ (صحیح بخاری: ۱۵۰۳، صحیح مسلم: ۹۸۴)۔

زکوٰۃ الفطر اہل بلد کی خوراک جیسے چاول وغیرہ سے نکالی جائے، اس کو نکلانے کا افضل وقت عید کی صبح نماز عید سے قبل ہے، اور اس سے ایک یا دو دن پہلے بھی نکالنا جائز ہے۔ اس کی مقدار تقریباً ۳ کلو ہے۔

صدقہ فطر کے وجوب کی حکمت کیا ہے؟

ج۔ اس کی چند حکمتیں یہ ہیں:

۱۔ روزے دار کو لغو باتوں اور فحش گوئی سے پاک کرنا جو اس کے روزے میں واقع ہو سکتا ہے۔

۲۔ عید کے دن فقیروں اور مسکینوں کو سوال سے بے نیاز کرنا اور ان کو خوشی پہنچانا؛ تاکہ عید کا دن معاشرے کے تمام طبقات کے لیے خوشی اور مسرت کا دن ہو، جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: "اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کو لغو باتوں اور فحش گوئی سے پاک کرنے اور مساکین کے کھانے کا انتظام کرنے کی غرض سے صدقہ فطر فرض کیا ہے"۔ (سنن ابوداؤد: ۱۶۰۹)۔

۳۔ اس میں اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرنا شامل ہے کہ اس نے بندے کو رمضان کے روزے اور قیام مکمل کرنے کی توفیق دی اور اس بابرکت مہینے میں جو نیک اعمال ممکن ہو سکے، وہ انجام دینے کی سعادت بخشی۔

۴۔ اس کے مستحقین کو مقررہ وقت پر ادا کرنے سے بڑا اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے۔

عید کی سنتیں کیا ہیں؟

ج۔ اسلام میں عید اللہ کے فضل و رحمت پر خوشی کے اظہار کا ایک مظہر ہے، اور عید کے دن مسلمان جن سنتوں پر عمل کرتے ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ عید کی نماز کے لیے نکلنے سے پہلے غسل کرنا۔

"الموطا" وغیرہ میں صحیح روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عید الفطر کے دن عید گاہ جانے سے پہلے غسل کیا کرتے تھے۔ (موطا امام مالک: ۱/۱۷۷)۔

۲۔ عید الفطر کی نماز کے لیے نکلنے سے پہلے کھانا، یعنی نماز کے لیے جانے سے پہلے چند کھجوریں کھالینا، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم عید الفطر کے دن جب تک چند کھجوریں تناول نہ فرمالتے نماز کے لیے نہیں نکلتے تھے اور آپ طاق عدد میں کھجوریں کھاتے تھے"۔ (صحیح بخاری: ۹۵۳)۔

۳۔ عید کے دن تکبیر کہنا۔

عید الفطر میں تکبیر کا وقت عید کی رات سے شروع ہوتا ہے، یعنی رمضان کی آخری رات کے مغرب سے، اور نماز عید کے لیے امام کے داخل ہونے تک جاری رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلْيَتْلُوْا اَلْعِدَّةَ وَلْيَكْبُرُوْا اَللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَاَعَلَّكُمْ

تَشْكُرُوْنَ﴾

"وہ چاہتا ہے کہ تم گنتی پوری کر لو اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر کرو"۔ (البقرہ: ۱۸۵)

۴۔ مبارکباد دینا: عید کے آداب میں سے ایک ادب، لوگوں کا آپس میں ایک دوسرے کو اچھے طریقہ سے مبارکباد دینا ہے، جس کے الفاظ کچھ بھی ہو سکتے ہیں، جیسے کہ بعض لوگ ایک دوسرے سے کہتے ہیں: "تقبل اللہ منا و منکم" (اللہ ہم سے اور آپ سے قبول فرمائے) یا "عید مبارک"، اور اس طرح کی مباح تہنیت کے دیگر الفاظ۔

جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: نبی ﷺ کے صحابہ جب عید کے دن آپس میں ملتے تو ایک دوسرے سے کہتے: "تقبل منک"

(اللہ ہماری اور تمہاری عبادات قبول فرمائے)۔ (فتح الباری: ۲/۴۴۶، امام محاملی نے اس کو روایت کیا ہے اور امام ابن حجر نے کہا: اس کی سند حسن ہے)۔

۵۔ عیدین کے موقع پر اچھا لباس پہننا اور زینت اختیار کرنا۔

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: "یا رسول اللہ، میں نے عطار کو دیکھا کہ وہ دیباچہ کا جوڑا بیچ رہا ہے، اگر آپ اسے خرید لیں اور فود کے استقبال اور عید کے موقع پر پہن لیں؟"۔ (صحیح بخاری: ۹۳۸، صحیح مسلم: ۲۰۶۸)۔ اور نافع سے مروی ہے: ابن عمر رضی اللہ عنہما عیدین کے موقع پر اپنے بہترین کپڑے پہنتے تھے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی: ۶۱۴۳)۔

۶۔ نماز عید کے لیے ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: "جب عید کا دن ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم راستہ بدل لیتے"۔ (صحیح بخاری: ۹۸۶)

شوال کے چھ روزے رکھنے کی فضیلت کیا ہے؟

ج۔ رمضان کے فرض روزوں کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنا مستحب ہے، اور اس میں فضل عظیم اور بہت بڑا اجر و ثواب ہے؛ کیونکہ جو شخص یہ روزے رکھے گا، اس کے لیے پورے سال کے روزوں کا ثواب لکھا جائے گا۔ اللہ کے نبی صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے رمضان کے روزے رکھے، اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ پورے سال کے روزے رکھنے کی مانند ہے"۔ (صحیح مسلم: ۱۱۶۴)

رمضان نے ہمیں کیا سکھایا، اور رمضان کے بعد ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

ج۔ ہم اس سوال کے جواب پر بات ختم کرتے ہیں۔ روزہ اسلام کے عظیم ترین تربیتی ذرائع میں سے ایک ہے، جس سے اہل اسلام تربیت پاتے ہیں، اور یہ دین کے ارکان اور اس کی عظیم بنیادوں میں سے ایک ہے۔ یہاں چند اسباق اور حکمتیں بیان کی جا رہی ہیں جو بندہ رمضان کے مہینے میں روزے کی اس درسگاہ سے سیکھتا ہے، تاکہ رمضان کے بعد بھی ان پر عمل جاری رکھے۔

پہلا سبق:

ماہ رمضان نے ہمیں صبر سکھایا جو کہ عظیم ترین عبادات اور قربات میں سے ہے، جب بندہ کھانے اور پینے سے رک کر صبر کرتا ہے، تو وہ صبر کے اس بہترین اخلاق کا عادی بن جاتا ہے جو تمام بھلائیوں کا مجموعہ ہے، یہ صبر طاعت (اللہ کی اطاعت پر صبر)، صبر معصیت (گناہ سے رکنے پر صبر)، اور صبر اقدار (تقدیر کے تکلیف دہ فیصلوں پر صبر) کو شامل ہے؛ اللہ تعالیٰ نے صبر کی فضیلت کے بارے میں فرمایا:

﴿إِنَّمَا يُوفَى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿١٠﴾﴾

"صبر کرنے والوں ہی کو ان کا پورا پورا بے شمار اجر دیا جاتا ہے"۔ (الزمر: ۱۰)
دوسرا سبق:

ماہ رمضان نے ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام اور نواہی کے آگے سر تسلیم خم کرنا سکھایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا لِمُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَىٰ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ
وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلًّا مُّبِينًا﴾

"اور (دیکھو) کسی مومن مرد و عورت کو اللہ اور اس کے رسول کا فیصلے کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا، (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی جو بھی نافرمانی کرے، وہ صریح گمراہی میں پڑے گا"۔ (الاحزاب: ۳۶)
تیسرا سبق:

ماہ رمضان نے ہمیں اللہ تعالیٰ کے لیے اپنی زبان، اعضاء اور خواہشات کو قابو میں رکھ کر تقویٰ اختیار کرنا سکھایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَتَأْتِيهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾

"اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو"۔ (البقرہ: ۱۸۳)

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ عز و جل فرماتا ہے: روزہ میرے ہی لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا، بندہ (روزے دار) میری خاطر اپنی خواہشات اور کھانا پینا چھوڑتا ہے، اور روزہ ڈھال ہے۔" (صحیح بخاری: ۷۴۹۲، صحیح مسلم: ۱۱۵۱)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو کوئی ضرورت نہیں ہے کہ یہ شخص اپنا کھانا پینا چھوڑے۔" (صحیح بخاری: ۱۹۰۳) چوتھا سبق:

ماہ رمضان نے ہمیں عبادت اور اس کی حلاوت سکھائی تاکہ ہم رمضان کے بعد بھی قیام، روزہ اور قرآن کی تلاوت جاری رکھ سکیں۔

روزے کے متعلق آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: "جس نے ایمان کے ساتھ اور اجر و ثواب کے حصول کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا، اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔" (صحیح بخاری: ۳۸، صحیح مسلم: ۷۶۰)۔

اور قیام کی فضیلت کے متعلق آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: "جس نے ایمان کے ساتھ اور اجر و ثواب کے حصول کی نیت سے رمضان کا قیام کیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔" (صحیح بخاری: ۳۷، صحیح مسلم: ۷۵۹)۔

نیز قرآن پڑھنے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں آیا ہے کہ آپ "سب سے زیادہ سخی رمضان میں ہوا کرتے تھے، جب جبریل علیہ السلام آپ سے ملاقات کرتے۔ جبریل علیہ السلام آپ سے رمضان کی ہر رات میں ملتے تھے اور قرآن کا دور کراتے تھے"۔ (صحیح بخاری: ۶، صحیح مسلم: ۲۳۰۸)۔

لہذا بندہ ان عبادات کو جاری رکھے، جیسے روزہ، قیام اللیل اور قرآن کی تلاوت وغیرہ، اگرچہ رمضان کی طرح نہ ہو۔
پانچواں سبق:

ماہ رمضان نے ہمیں اللہ کی نگرانی (مراقبہ) سکھایا اور احسان کے درجے کا درس دیا، اور احسان یہ ہے کہ ہم اللہ کی عبادت اس طرح کریں گویا ہم اسے دیکھ رہے ہیں، اگرچہ ہم اسے نہ دیکھ سکیں تو وہ ہمیں دیکھ رہا ہے، کیوں کہ روزے دار اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی نگرانی کی تربیت دیتا ہے، اپنی خواہشات کو چھوڑ دیتا ہے، حالانکہ وہ ان پر قدرت رکھتا ہے، لیکن وہ جانتا ہے کہ اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴾

"اور جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو تم کر رہے ہو اللہ دیکھ رہا ہے"۔

(الحدید: ۴)

چھٹا سبق:

ماہ رمضان نے ہمیں یہ سکھایا کہ ہمارا دین آسان ہے، اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا، چنانچہ جو شخص روزہ رکھنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ روزہ رکھے، اور جو نہ رکھ سکے وہ روزہ چھوڑ دے اور بعد میں اس کی قضا کرے یا کفارہ ادا کرے، یہ اس کی حالت پر منحصر ہے؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾

"تم میں سے جو شخص اس مہینے کو پائے اسے روزہ رکھنا چاہیے، ہاں، جو بیمار ہو یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے، سختی کا نہیں، وہ چاہتا ہے کہ تم گنتی پوری کر لو اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر کرو"۔ (البقرہ: ۱۸۵)

ساتواں سبق:

ماہ رمضان نے ہمیں صدقہ و خیرات کرنے اور فقراء و مساکین کے ساتھ احسان کرنے اور ان کے احساسات کو سمجھنے کا درس دیا؛ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

رمضان میں سب سے زیادہ سخی ہوا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری : ۶، صحیح مسلم :
 ۲۳۰۸)۔

اور جب بندہ بھوک کی تکلیف کو محسوس کرتا ہے، تو اس سے اس کے دل
 میں فقیروں کے ساتھ ہمدردی اور مدد کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، اور یہ تقویٰ کی خصوصیات
 میں سے ہے۔
 آٹھواں سبق:

ماہِ رمضان نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی وسیع مغفرت، رحمت اور فضل کا درس دیا،
 یہ مہینہ پورے کا پورا رحمت، مغفرت اور جہنم سے آزادی کا مہینہ ہے، اور اس میں
 شبِ قدر ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے، یعنی اسی (۸۰) سال اور چار مہینوں سے بھی
 زیادہ عبادت کے برابر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۚ لَيْلَةُ الْقَدْرِ حَيٌُّّ مِّنَ أَلْفِ شَهْرٍ ۚ نَزَّلَ الْمَلَكُ
 وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ أَمْرٍ ۚ سَلَّمَهُ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ ﴾

''تو کیا سمجھا کہ شبِ قدر کیا ہے؟ شبِ قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

اُس (میں ہر کام) کے سرانجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبرائیل) اترتے ہیں۔ یہ رات سراسر سلامتی کی ہوتی ہے اور فجر کے طلوع ہونے تک (ہوتی ہے)۔ (القدر: ۵-۲)

اسباق کا اختتام:

رمضان کے بعد ہمیں کیا کرنا چاہیے؟! اللہ تعالیٰ رمضان کا بھی رب ہے اور تمام مہینوں اور دنوں کا بھی رب ہے، لہذا بندے کو ایک اصل پر قائم رہنا چاہیے چاہے حالات اور دن کیسے بھی بدل جائیں، اور وہ اصل اللہ عزوجل کا تقویٰ ہے۔

خاتمہ

آخر میں، میں مفید مراجع اور مصادر کی طرف اشارہ کرتا ہوں، اور جو شخص اس موضوع کو مزید گہرائی سے جاننا چاہے اور روزے کے مسائل سیکھنا چاہے، تو وہ ان مآخذ سے رجوع کر سکتا ہے۔

کتاب "رسالتان موجرتان فی الزکاة والصیام" شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ۔
کتاب "مجالس شہر رمضان" شیخ محمد بن صالح العثیمین۔

کتاب "مجالس شہر رمضان المبارک"، اور اس کے بعد: "اتحاف اہل الایمان بدروس شہر رمضان" شیخ صالح بن فوزان الفوزان۔

کتاب "عقود الجمان فی دروس شہر رمضان" شیخ سعد بن ترکی الحنبلان۔

کتاب: دروس ماہ رمضان للشیخ محمد بن شامی شبیة۔

اے اللہ! تو بڑا معاف کرنے والا اور مہربان ہے، عفو و درگزر کو پسند کرتا

ہے، اس لیے ہمیں معاف کر دے۔ درود و سلام ہو ہمارے سردار محمد ﷺ اور آپ

کے جملہ آل و اصحاب پر۔

فہرست

- ماہِ رمضان سے متعلق چھوٹے بچوں کے لیے سوالات و جوابات، جو بڑوں کے لیے بھی ناگزیر ہیں..... ۲
- مقدمہ..... ۲
- سوالات و جوابات..... ۴
- ماہِ رمضان کیا ہے؟..... ۴
- کیا ماہِ رمضان کے روزے رکھنا واجب ہے؟..... ۵
- روزہ کیا ہے؟..... ۶
- ماہِ رمضان کے فضائل کیا ہیں؟..... ۶
- روزے کے فضائل کیا ہیں؟..... ۱۰
- روزے کی حکمت اور فائدہ کیا ہے؟..... ۱۳
- روزے کو فاسد کرنے والی چیزیں کیا ہیں؟..... ۱۴
- روزے کے مستحبات کیا ہیں؟..... ۱۷
- روزے میں مکروہ امور کون سے ہیں؟..... ۲۱
- بغیر کسی شرعی عذر کے رمضان میں روزہ چھوڑنے کا حکم؟..... ۲۲
- کن لوگوں کو رمضان کے دنوں میں روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے اور ان پر کیا لازم ہے؟..... ۲۲
- فرض روزے کے آداب کیا ہیں؟..... ۲۵

- ۲۶..... وہ کون سے امور ہیں جو روزے دار کے لیے مباح ہیں؟
- ۲۷..... رمضان میں قیام اللیل (تراویح) کی فضیلت کیا ہے؟
- ۲۸..... رمضان کے آخری عشرے اور لیلة القدر میں کون سے اعمال مستحب ہیں؟
- ۳۰..... سورة القدر کی تلاوت کریں اور اس کی تفسیر بیان کریں۔
- ۳۲..... زکوٰۃ الفطر (صدقہ فطر) کیا ہے اور اس کا حکم کیا ہے؟
- ۳۳..... صدقہ فطر کے وجوب کی حکمت کیا ہے؟
- ۳۴..... عید کی سنتیں کیا ہیں؟
- ۳۶..... شوال کے چھ روزے رکھنے کی فضیلت کیا ہے؟
- ۳۷..... رمضان نے ہمیں کیا سکھایا، اور رمضان کے بعد ہمیں کیا کرنا چاہیے؟
- ۴۳..... خاتمہ.....